حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری میں قرآنی حوالے

ڈاکٹر زاہد ہمایوں

اسسٹنٹ پروفیسر، فوجی فاؤنڈیشن کالج برائے طلبا، نیو لالازار، راولپنڈی

Abstract:

Researcher are agreed on the fact that Na`at Started in Arabic Language in the very beginning. After the migration all the non-Muslim poets started revilement against Hazarat Muhammad (S.A.W) thus Na'at poets started defend of prophet through Na`at poetry and this step grew in the shape of a school of thought. Some poets in that time used to narrate imaginary things they were inactive that's why Quran also condemned them and specially relate the poets who worshiped Allah it is also said in Quran that Allah and His angles says Darood-o-Salam on Muhammad (S.A.W) Hafeez Taib has fulfilled this duty in a beautiful manners through Na`at. He rejected the field of ghazal and has done a great work while using Quranic allusions he used Quranic rhymes, Quranic Similes and Quranic mataphors and gave vast vision of Na`at subjects. He has also expended of Na`at in stylistic features. He has also done new experiment in the form of Na`at poetry by following the the Quranic form of Surah-e-Kausar. He has given a great invention in Na`at poetry triplet "Kousaria" which is totally different from other triplets. Hafeez Taib has a great study of a Quran that's why we find the real soul of Quran in his Na`at. Just because of the Quranic allusions we find a great level of knowledge and literature in his Na`at.

Keywords:

روحِ رواں (Rooh-e-Rawan)، احوال وآثار (Ahwal o Asaar)، مرکزیت (Markzeyat)، آفاقیت (Afaqeyat)، موضوعات (Mozouaat)، توضیح (Touhzeh)، خوبی (Khoobi)، فنی محاسن (Funni Mhasin)

محققین اس بات پر متفق ہیں کہ نعت گوئی کی ابتدا عربی زبان میں ہوئی۔ حضرت اُم معبدؓ نے رحمت عالم ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت شریفہ کے وقت پہلا نعتیہ قصیدہ کہا تھا اور پھر ہجرت کے بعد مکہ مکرمہ

کے کفار شعرا کی حضرت محمد ﷺ کے خلاف دشنام طرازیوں کے جواب کے لیے نعت گو شعرا کا باقاعدہ دبستان قائم ہوا۔ اس دبستان کے روح رواں حسان بن ثابتؓ، کعب بن زہیرؓ اور عبداللہ بن رواحہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے۔ یہ خوش نصیب شعرا تو آغوش رسالت ﷺ میں پرورش پانے والے تھے۔ انھوں نے تو اپنے اشعار کی آپ ﷺ سے خوب خراج عقیدت وصول کی۔

مگر عہد رسالت ﷺ میں بعض شعرا محض خیالی باتیں کرتے تھے گمراہی کا شکار تھے لوگوں کو بہکاتے تھے اور بے عملی کی طرف راغب تھے اسی لیے قرآن کریم میں ان کی مذمت کی گئی ہے قرآن کریم میں متعدد بار اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ اللہ کے نبی شاعر نہیں۔ سورہ یٰسین میں صاف فرمایا کہ فن شعر نبی ﷺ کے شایان شان نہیں ہے۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ

ترجمہ ” اور نہیں سکھائی ہم نے نبی ﷺ کو شاعری، یہ ان کے شایان شان نہیں “(۱)

اللہ عزوجل نے بُری شاعری کرنے والوں کی مذمت کی ہے۔ لیکن استثنائی صورت میں ان شعرا کا ذکر فرمایا جو ایمانٰ اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں اُن کے لیے باقاعدہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے۔

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۔ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

ترجمہ: اور شعرا کے پیچھے تو چلا کرتے ہیں بہکے ہوئے لوگ کیا نہیں دیکھتے تم کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں اور بلاشبہ وہ کہتے ہیں ایسی باتیں جو کرتے نہیں۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انھوں نے نیک عمل اور ذکر کیا اللہ کا کثرت سے اور بدلہ لیا انھوں نے اس کے بعد زیادتی کی گئی ان پر اور عنقریب معلوم ہو جائے گا ان لوگوں کو جنھوں نے زیادتی کی کس انجام سے وہ دوچار ہوتے ہیں۔(۲)

مزید یہ کہ قرآن مجید میں واضح طور پر حکم ہوا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر ” اے لوگو: جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو “(۳)

نعت گو شعرا درود و سلام بھیجنے کا یہ سلسلہ اپنے نعتوں کے ذریعے بھی ادا کرتے ہیں بل کہ حفیظ تائب اپنی معروف سی حرفی ''زمزمہ درود'' میں اس کا باقاعدہ جواز بھی پیش کرتے ہیں:

نام خُدا سے سلسلا زمزمہ درود کا

منزل ذات کا پتا نور و ظہور مصطفیٰ ﷺ

روح و رواں کی ہے صدا صل علی نبینا صل علی محمد(۴)

معاصر اردو نعتیہ شاعری کی روایت کے یہ عظیم نعت گو شاعر حفیظ تائب ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام عبدالحفیظ تھا۔ ان کے والد گرامی حاجی چراغ الدین قادری سہروردی ایک درویش صفت انسان تھے۔ پروفیسر محمد مقصود حسین شاد(۵) ''ذکر حفیظ تائب'' میں رقم طراز ہیں:

> "حفیظ تائب کے والد صاحب کی خواہش تھی کہ بیٹا سائنس پڑھ کر انجینئر بنے مگر بیٹا جی نے دو سال مولانا ظفر علی خان کی ''بہارستان'' اور ''رحمت اللعالمین'' کے مطالعے میں صرف کر دیے۔ نتیجہ وہی نکلا جو نکلنا چاہیے تھے وہ ایف ایس سی کے امتحان میں فیل ہو گیا۔ چنانچہ اس نے تعلیم کو خیر باد کہہ کر محکمہ بجلی میں کلرکی کرلی"

گویا کہ کچھ عرصہ تک ان کا تعلیمی سلسلہ منقطع رہا۔ پھر ۱۹۶۵ء میں ایف اے کیا۔ ۱۹۶۹ء میں بی اے کے بعد واپڈا میں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۷۴ء میں ایم اے پنجابی کر کے اورنٹیل کالج لاہور میں بہ طور لیکچرار تقرر ہوا۔ ان کی وفات ۱۳ جون ۲۰۰۰ء کو ہوئی۔ نعت گو شعرا کی کبھی کمی نہیں رہی مگر حفیظ تائب جیسا نعت گو پھر پیدا نہیں ہو سکا۔ اسی لیے ڈاکٹر تحسین فراقی(۶) رقم طراز ہیں:

> " آج نعت گو شعرا کا ایک پورا کارواں تیار ہو چکا ہے اور اس کارواں کے سرخیل کا نام حفیظ تائب ہے جس کی پہچان ہی نعت رسول ﷺ بن گئی ہے اور ظاہر ہے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو سکتا ہے۔"

حفیظ تائب نے اپنے فن کا آغاز غزل گوئی سے کیا تھا مگر پھر بعد میں انھوں نے اپنی زندگی نعت کے لیے وقف کر دی اُن کے نعتیہ مجموعے درج ذیل ہیں:

۱۔ صلو علیہ آلہ ۱۹۷۸ء آدم جی ایوارڈ یافتہ

۲۔ وسلمو تسلیما ۱۹۹۰ء وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے اول صدارتی ایوارڈ یافتہ۔

۳۔ وہی یٰسین وہی طٰہٰ، ۱۹۹۸ء وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے اول صدارتی ایوارڈ

۴۔ کوثریہ' ۲۰۰۳ءوزارتِ مذہبی امور کی طرف سے اول صدارتی ایوارڈیافتہ۔
۵۔ سک متراں دی (پنجابی مجموعہ نعت) ۱۹۷۸ءپاکستان رائٹرز گلڈ ایوراڈ
۶۔ لیکھ (پنجابی مجموعہ نعت) ۲۰۰۰ءپہلا مسعود کھدرپوش ایوارڈ
۷۔ مناقب (مجموعہ منقبت) ۲۰۰۰ء
۸۔ نسیب (غزلیات)
۹۔ تعبیر (قومی وملی منظومات)

حفیظ تائب کے احوال و آثار سے پتا چلتا ہے کہ نعت گوئی سے ان کی وابستگی ان کی زندگی کا محور و مرکز بن جاتی ہے انھوں نے بڑے خلوص و عقیدت سے نعتیں کہی ہیں۔ جس دور میں حفیظ تائب نے نعتیہ شاعری میں قرآنی حوالوں کو فروغ دیا وہ کسی لسانی جہاد سے کم نہیں تھا۔ انھوں نے غزل کا میدان ترک کر کے نعت کہنا شروع کی اور پھر نعت میں قرآنی حوالوں کا بھرپور پرچار کیا یہ صرف ان ہی کا فن تھا دراصل ۶۰ء اور ۷۰ء کی دھائی میں ہر نظریہ میں شدت پیدا ہوئی تھی۔

فرانسیسی ساختیات کے علم بردار رولاں بارتھ کی سب سے معروف تحریر "The Death of the Author" ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔ مابعد جدیدیت کے مفکر لیوتار کا تہلکہ خیز مضمون "Defining postmodern" ۱۹۸۶ء میں چھپا، اور ۱۹۶۷ء میں دریدا "Deconstruction" کی سب سے بڑی عالمی آواز بن کر ابھرا۔ اس طرح کے دیگر نظریات نے جب سر اٹھایا تو پس ساختیات، تکثریت، لامرکزیت اور بین المتونیت جیسی اصطلاحات وضع کی گئیں۔

ادھر ۱۹۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ کے ساتھ ہی بے بسی، افسردگی، لاچارگی اور بے چینی کی لہر پیدا ہوئی امن و سکون، آزادی وخود مختاری اور روشن خیالی اندھیروں اور کھوکھلے دعوں کی نذر ہوگئی۔

متعینہ قدروں اور متعینہ ضابطوں سے بغاوت کی جانے لگی۔ کثرت، تعدد، تنوع اور لامرکزیت کی اس فضا نے اردو شاعری کو بھی متاثر کیا۔ بہ قول معروف نقاد وہاب اشرفی (۸):

> "مابعد جدیدیت میں متعینہ قدروں اور متعینہ اصولوں سے انکار کی کتنی ہی صورتیں اردو شاعری میں بھری پڑی ہیں۔ مثلاً:

مسیح وقت اب آئے تو بس خدا آئے   پیمبروں کی زمیں اور عذاب چاروں طرف

(صدیق مجتبیٰ)

نئے مکاں میں عقیدے کی کوئی جا ہی نہیں　　خدا تو ہے پہ کہیں بندہ خدا ہی نہیں

(مظہر امام)

جنگلوں میں گھومتے پھرتے ہیں شہروں کے فقیہ　　کیا درختوں سے بھی چھن جائے گا عالم وجد کا

(وہاب دانش)

جلے مکانوں میں بھوت بیٹھے بڑی متانت سے سوچتے ہیں　　کہ جنگلوں سے نکل کے آنے کی کیا ضرورت تھی آدمی کو

(وہاب دانش)

ہم مطمئن ہیں اس کی رضا کے بغیر بھی　　ہر کام چل رہا ہے خدا کے بغیر بھی

(سلطان اختر)"

لامرکزیت، انتشار اور افراتفری کی یہ گونج اردو شاعری میں روز افزوں تھی حفیظ تائب نے ۱۹۷۸ء میں اپنے نعتیہ مجموعے "صلو علیہ وآلہ" کے ذریعے اس نئے تخلیقی عہد میں موجود مابعد جدیدیت کی لامرکزیت اور مذہب بیزار رویے کو شکست دی ہے ان(۹) کا کہنا ہے:

زمانہ بدلے، بدل جائیں سب کی سب اقدار　　رہے گا تو میرا معیار اے شہ ﷺ ابرار

سرنیاز مرا خم رہے گا تیرے حضور　　تمام دہر کے مختار اے شہ ﷺ ابرار

حفیظ تائب نے روایت سے انقطاع نہیں کیا، بل کہ انھوں نے نعتیہ شاعری میں قرآنی حوالے استعمال کر کے روایت اور متعینہ قدروں کو فروغ دیا ہے۔ انھوں نے روایت سے انسلاک کرتے ہوئے، قرآنی لب و لہجے میں یعنی سبحان اللہ کی قرآنی ترکیب کو بہ طور ردیف استعمال کرتے ہوئے فخریہ انداز میں یہ اقرار کیا ہے:(۱۰)

نعت حضرت ﷺ مری پہچان ہے سبحان اللہ　　یہی دنیا، یہی ایمان ہے سبحان اللہ

جس سے پہلے کسی تخلیق کا عنوان بھی نہ تھا　　وہ مرے شعر کا عنوان ہے سبحان اللہ

دراصل حفیظ تائب کو حضرت محمد ﷺ سے حقیقی عشق تھا۔ اس عشق کی پاکیزگی نے انھیں قرآنی تعلیمات کی طرف راغب کیا۔ پھر انھوں نے قرآنی تعلیمات کو اپناتے ہوئے، عشق رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار ہو کر

مرکزیت، آفاقیت، سچائی، خیر، حسن، نیکی، عظمت اور معراج کا پرچار کیا ہے۔ انھوں نے نعتیہ شاعری میں قرآنی آیات کو مختلف حوالوں سے استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کئی کتابوں کے نام قرآنی حروف پر رکھے۔ ان کے ایک مجموعہ نعت ''وہی یٰسین وہی طٰہٰ'' کی قرآنی سورتوں کے نام سے خوب صورت ترکیب بنائی گئی۔ ایک مجموعہ نعت کا نام سورۃ کوثر کے نام سے ''کوثریہ'' رکھا گیا۔ ''وسلمو تسلیما'' میں شامل ایک نعت کا نام بھی قرآن کی سورۃ کے نام پر ''یاایھاالمزمل'' رکھا گیا۔ پہلے اور دوسرے مجموعے کا نام بھی سورۃ احزاب کی مشہور آیت سے ماخوذ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

پہلا نعتیہ مجموعہ، صلوعلیہ وآلہ ۱۹۷۸ء

دوسرا نعتیہ مجموعہ، وسلمو تسلیما ۱۹۹۰ء

حفیظ تائب کی قرآن مجید پر گہری نظر تھی۔ انھوں نے قرآنی آیات کا بھرپور مطالعہ کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیں تخیلاتی قصے، کہانیوں سے مزین نہیں ہیں بل کہ حقائق سے آراستہ ہیں۔ انھوں نے اپنی نعتوں میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا جس سے فن نعت کی روح کو نقصان پہنچا ہو۔ فن نعت کے تقاضوں کو نباہنے کے لیے انھوں نے قرآن مجید سے روشنی لی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

ترجمہ: "کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جن کے سائے دائیں بائیں لوٹتے رہتے ہیں، یعنی اللہ کے سامنے سجدے میں پڑے رہتے ہیں اور تمام جاندار جو آسمانوں اور زمین میں ہیں نیز فرشتے بھی اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں"۔(۱۱)

ان آیاتِ قرآنی سے پتا چلتا ہے کہ کائنات کی ہر شے اللہ عزوجل کے سامنے سربہ سجود ہے اور اللہ عزوجل کے سوا ایسی کوئی ہستی نہیں ہے جو سجدے کے لائق ہو۔ مگر مقام حیرت و تاسف ہے کہ بہت سے نعت گو شعرانے قرآن مجید کی اس نص قطعی کو نظر انداز کرتے ہوئے غلو سے کام لیا ہے۔ پروفیسر عبد اللہ شاہین (۱۲) نے اپنی معروف تصنیف ''نعت گوئی اور اس کے آداب'' میں اس حوالے سے درج ذیل شعری مثالیں پیش کی ہیں:

آپ کے کوچے میں ہو میرا گزر یا مصطفیٰ ﷺ   میری پیشانی ہو اور وہ سنگ در یا مصطفیٰ ﷺ

(طاہر فاروقی)

کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰ ﷺ تمھی سے ہے فریاد یا مصطفیٰ ﷺ

(داغ دہلوی)

جبیں میری ہو سنگِ در تمھارا یارسول اللہ یہی ہے ایک جینے کا سہارا یا رسول اللہ

(قمرالدین انجم)

جہاں دن رات خورشید و قمر سجدے میں رہتے ہیں اسی چوکھٹ پہ پیشانی جھکا کر ہم بھی دیکھیں گے

(منور)

ہو آستانہ آپ کا ، امداد کی جبیں اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول

(حاجی امداد اللہ)

حفیظ تائب نے اپنی نعتوں میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے۔انھوں نے اپنی نعتوں میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا جو کہ نعت کو محبوبیت کے دائرہ سے نکال کر ربوبیت کی طرف لے جاتا ہے۔انھوں نے براہ راست اپنی نعتوں میں قرآنی آیات کا ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ براہ راست مختلف قرآنی آیات سے استفادہ کرکے نہ صرف نعتیہ موضوعات میں اضافہ کیا ہے بل کہ فن نعت کی روح کو بالیدگی عطا کی ہے۔اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

”بے شک آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں“(۱۳)

اس آیت سے استفادہ کرکے حفیظ تائب(۱۴)یوں گویا ہوئے:

خلقِ عظیم و اسوۂ کامل حضور ﷺ کا آدابِ زیست سارے جہاں کو سکھا گیا

قرآنی آیات کے تراجم اپنے اشعار میں شامل کرکے جہاں حفیظ تائب نے نعتیہ موضوعات کو وسعت عطا کی ہے وہاں انھوں نے ان موضوعات سے کئی معنی خیز پہلو بھی اخذ کیے ہیں۔مثلاً ”خلق عظیم“ اس قرآنی ترکیب سے انھوں نے کیا خوب صورت شعر تخلیق کیا ہے:

اس پیکرِ خُلقِ عظیم کو تھی ملحوظ انسان کی بہبودی منظور نہ تھی اعدا کی بھی خاطر شکنی، اللہ غنی

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

ترجمہ: "آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں کہتے۔ وہی کہتے ہیں جو وحی آتی ہے ان پر۔(۱۵)

حفیظ تائب(۱۶) نے اس قرآنی آیت سے کیا خوب شعر کہا ہے:

نبی ﷺ کے ہر سخن میں ہے جھلک وحیِ الٰہی کی　حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر مرحبا کہیے، بجا کہیے

اللہ عزوجل قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

"اے اصحاب اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آوازوں سے بلند مت کرو۔"(۱۷)

حفیظ تائب نے اس آیت قرآنی کا حسن اور تقدس بھی برقرار رکھا ہے اور فن نعت کے تقاضے بھی پورے کیے:

ذہن میں رکھ یہ آیہ **لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ**　بات کر طبعِ پیمبر کی نفاست دیکھ کر

اسی طرح ایک اور جگہ حفیظ تائب کا انداز اس طرح ملتا ہے:

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

ترجمہ: "اور آخرت آپ کے لیے حد درجہ بہتر ہے۔"(۱۸)

ساعت ہر آنے والی ہے، بہتر تیرے لیے　تو کس لیے ملول یا ایھا الرسول

گویا کہ حفیظ تائب ان قرآنی آیات کو صرف اپنی نعتوں کا حصہ نہیں بناتے بل کہ وہ ان قرآنی آیات کو اپنی روح میں اتارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ قرآنی حروف اور قرآنی تراکیب ان کی نعتوں میں بوجھل پن کا احساس پیدا نہیں ہونے دیتے بل کہ ان سے ان کے اشعار نکھرتے ہیں اور ان کا شوق امڈتا ہے۔ بہ قول ڈاکٹر سید عبد اللہ(۱۹):

> "حفیظ تائب کی نعت پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسا وصاف ہے، جو حضور ﷺ کے روبرو کھڑا ہے، اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں اور اس کی آواز احترام کی وجہ سے دھیمی ہے، مگر نہ ایسی کہ سنائی ہی نہ دے اور نہ ایسی اونچی کہ سوئے ادب کا گمان گزرے۔ شوق ہے کہ امڈ آتا ہے اور ادب ہے کہ سمٹا جارہا ہے۔"

حفیظ تائب نے اپنی نعتوں میں مقام رسالت ﷺ کی تشریح و توضیح کے لیے درج ذیل قرآنی آیات کو ملحوظ خاطر رکھا ہے:

وَلٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

"محمد ﷺ اللہ عزوجل کے رسول اور خاتم النبین ہیں"(۲۰)

لقب ہیں رحمتہ للعالمین، ختم الرسل جن کے   انھیں لطفِ خدا کی انتہا کہیے، بجا کہیے

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا

ترجمہ: "اور جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس سے روک دے تم کو رسول پس رک جاؤ، اس سے۔"(۲۱)

سرِ تسلیم خم کیجے نبی ﷺ کے حکم پر تائب   نبی ﷺ کے نام پر صّلِ علی کہیے، بجا کہیے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: "یقیناً رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔"(۲۲)

ایک معیارِ مجلّا خاک سے افلاک تک   اعتبارِ آب و گل ذاتِ رسولِ ﷺ ہاشمی

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ترجمہ: "بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔"(۲۳)

اور آپ ﷺ نے اسی دین کی تعلیمات کا پرچار کیا ہے۔

دین اس کا ہے دستور، کتاب اس کی ہے منشور   وہ نور فلاحِ بشریت کے لیے ہے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

ترجمہ: "آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے،"(۲۴)

حفیظ تائب قرآن مجید کا مطالعہ ایک زندہ کتاب کی طرح کرتے تھے اور قرآنی تعلیمات میں ڈوب کر نعتیں کہتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی تشبیہات اور استعارات میں بھی قرآنی حوالے ملتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے نام لے کر آپ ﷺ کو کہیں مخاطب نہیں فرمایا۔ یہ اعزاز مرتبہ محمدی ﷺ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ حفیظ تائب نے اس قرآنی روش کو بہ خوبی نبھایا ہے۔ چند مثالیں بہ طور مشت نمونہ از خروارے ملاحظہ فرمائیں:

عیاں ہیں دن کی طرح سب صفاتِ ختمِ رسل   کھلی کتاب ہے گویا حیاتِ ختمِ رسل(۲۵)

اعتبارِ نطق ہے گفتارِ خیر الانبیا   نو بہارِ خلق ہے کردارِ خیر الانبیا(۲۶)

قائد مرسلیں تمھی، ہادیِ آخریں تمھی رحمتِ عالمین تمھی، مصدرِ التفات ہو(۲۷)

والضحیٰ روے منور ہے تو واللیل ہے زلف ان کے فیضان سے ہیں صبح و مسا کے جلوے(۲۸)

دو عالم جن کے جلووں کی ضیا پاشی سے روشن ہیں انھیں شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ کہیے، بجا کہیے(۲۹)

تشبیہات و استعارات میں قرآنی حوالے استعمال کر کے حفیظ تائب نے نعت میں مبالغے سے احتراز کیا ہے۔ انھوں نے ردیفوں میں بھی قرآنی کلمات استعمال کیے ہیں۔ جس سے ان کے لب و لہجہ کی دل کشی بڑھ جاتی ہے۔

کھلا ہے باب حرم الحمد للہ کرم ہے دم بہ دم الحمد للہ

نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے نظارہ گستر اللہ اکبر گلشن بہ گلشن، منظر بہ منظر اللہ اکبر

جلوۂ فطرت، چشمۂ رحمت، سیرت اطہر ماشاء اللہ حسن مکمل، فیض مسلسل، خیر سراسر ماشاء اللہ (۳۰)

حفیظ تائب نے اپنی نعتیہ شاعری کی معنویت میں گہرائی اور رعنائی پیدا کرنے کے لیے قرآنی الفاظ و تراکیب کو بہ طور رموز و علائم کے بھی استعمال کیا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

جسے خالقِ عالمیں نے پکارا سراجاً منیرا وہ حسن ہویدا، وہ نور سراپا سراجاً منیرا

ہدایت کا اک جگمگاتا سویرا جو ہمراہ لایا جگر جس نے ظلماتِ دوراں کا چیرا سراجاً منیرا

وہ جس کے قدم سے بہاروں کے چشمے زمانے میں پھوٹے ہوا جس کے دم سے جہاں میں اجالا سراجاً منیرا(۳۱)

حفیظ تائب نے قرآنی لفظیات، قرآنی تشبیہات اور قرآنی علامات سے نعتیہ شاعری کو موضوعاتی وسعت اور پاکیزگی عطا کی ہے۔ انھوں نے اردو لفظوں کے درمیان قرآنی تراکیب کے رچاؤ سے نعتیہ شاعری کو نئے ذائقے اور نئے لب و لہجے سے ہم کنار کیا ہے:

تفسیر ہے کی یہ حریص علیکم مفلسوں بیکسوں کے نصیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

حق لا مکاں میں اس کی ثنا کا تائب طلب گار فرمانِ داور اللہ اکبر تھا ادن منی

ہے مظہر آیۂ لا ترفعوا کا زائرِ حضرت عقیدت کی ہے صورت گنبد خضرا کے سائے میں

قرآنی لب و لہجہ سے متاثر ہو کر حفیظ تائب نے نعتیہ شاعری کو فنی لحاظ سے حیرت انگیز ترقی دی ہے۔ انھوں نے قرآنی سورت الکوثر کی تقلید میں اردو نعتیہ شاعری کو سب سے منفرد سہ مصرعی نظم ''کوثریہ'' کا ایک نیا ہیئتی تجربہ عطا کیا ہے جو کہ اس سے پہلے نعتیہ شاعری میں نہیں ملتا۔ یہ ان کی ذاتی اختراع ہے۔ اپنی سہ مصرعی نظم کوثریہ کے بارے میں حفیظ تائب(۳۲)خود رقم طراز ہیں:

"سہ مصرعی نظم پاروں کو کچھ اختلافات کے ساتھ ثلاثی، ہائیکو اور ماہیا کیا گیا ہے، مگر میں نے اس نعتیہ سہ مصرعی نظام پاروں کو ''سورہ کوثر'' کے تتبع میں تینوں ہم قافیہ اور ہم وزن مصرعوں کی صورت دے کر ''کوثریہ'' نام دیا ہے۔"

حفیظ تائب نے سورۃ الکوثر کے تتبع میں تینوں مصرعے مقفیٰ و مردف رکھ کر اسے سہ مصرعی نظم کوثریہ کا نام دیا اور اسی مناسبت سے انھوں نے اپنے نعتیہ مجموعے کا نام ''کوثریہ'' رکھا ہے۔ کم و بیش ۱۴۱ سہ مصرعی نظمیں کوثریہ اس مجموعے میں شامل ہیں۔ کوثریہ کی مناسبت سے ہی معروف نقاد سید ابوالخیر کشفی نے انھیں کوثری نغموں والا کہا ہے۔ وہ(۳۳)بیان کرتے ہیں:

"ثنائے رب العالمین اور نعت صاحب کوثر ﷺ کے لیے ہمارے شعرا ہائیکو کو استعمال کر رہے تھے، مگر یہ شرف حفیظ تائب کے لیے مقدر ہو چکا تھا کہ وہ سورۃ کوثر کے جاوداں اور ربانی آہنگ کی بنا پر اردو میں ہائیکو کی تمام روایت کو ایک نیا رخ عطا کر کے نئی صنف ایجاد کریں۔ تینوں مصرعوں کی رمزیت اور اختصار اسی صورت میں ابھر سکتا ہے جب زبان و بیان کے امکانات شاعر کے دائرہ اختیار میں ہوں۔"

حمایت علی شاعر ثلاثی کے معروف شاعر ہیں۔ ثلاثی کا پہلا اور تیسرا مصرع مقفیٰ و مردف ہوتا ہے۔

ہر موجِ بحر میں کئی طوفاں ہیں مشتعل

پھر بھی رواں ہوں ساحلِ بے نام کی طرف

لفظوں کی کشتیوں میں سجائے متاعِ دل

جب کہ حفیظ تائب کی کوثریہ کے تینوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں

اشک کو مطلع اظہار بنایا جائے

حال دل رحمتِ عالم کو سنایا جائے

بوجھ اس طور طبیعت سے ہٹایا جائے(۳۴)

ہائیکو کے معروف شاعر ڈاکٹر محمد امین کی ایک ہائیکو ملاحظہ فرمائیں:

فلسفے کی کتاب کھولی تو

سارتر کے حروف پر تتلی

اپنی ہستی کی سوچ میں گم تھی

اس کے تینوں مصرعے قافیہ وردیف کی پابندی سے آزاد ہیں۔جب کہ حفیظ تائب کی کوثریہ کی انفرادیت ہی قافیہ و ردیف ہیں اس کے تینوں مصرعے قافیہ وردیف کی پابندی سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ان کا یہ ہیئتی تجربہ ایک بھرپور اور منفرد فنی تجربہ ہے۔یہ اختصار، تاثر، جامعیت، دلکشی، غنایت، فن کی سچائی اور جذبے کا خلوص ایسے تمام فنی محاسن سے مزین ہیں اور ثلاثی، ہائیکو، ماہیا دیگر تمام سہ مصرعی اصناف سخن سے الگ اپنی پہچان رکھتا ہے۔یہ تخلیقی تجربہ اردو نعتیہ شاعری میں ایک گراں بہا اضافہ ہے۔اس کی چند مثالیں بہ طور مشت نمونہ از خروارے نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

سوچنا چاہا جو اس ذات کو یکسو ہو کر

لفظ آنکھوں سے رواں ہو گئے آنسو ہو کر

میں بکھرتا ہی گیا دہر میں خوشبو ہو کر

درد ہستی کا مداوا تو ہے

ٹوٹے شیشوں کا مسیحا تو ہے

مہربانی سارے جہاں کا تو ہے

سبز گنبد جو رو برو ہوتا

اشک سے ہر گھڑی وضو ہوتا

نور ہی نور چار سُو ہوتا(۳۵)

یہ گراں بہا، منفرد اور دلکش سہ مصرعی نظم کوثریہ حفیظ تائب نے براہ راست قرآن میں موجود سورت الکوثر کو بہ طور مثال ٹھہرا کے اختراع کی ہے۔ یہ نظم ان کے فن کا وہ اوجِ کمال ہے جو کہ انھوں نے قرآنی حوالوں سے متاثر ہو کر حاصل کیا ہے۔ حفیظ تائب نے یہ سارا کمال عشق رسول ﷺ سے حاصل کیا ہے۔ اسی عشق کی بہ دولت انھوں نے نعت میں قرآنی حوالوں کو ترجیح دی ہے اور پھر ان قرآنی حوالوں کی وجہ سے انھوں نے نعت گوئی میں وہ مقام و مرتبہ حاصل کیا جو انھیں اپنے معاصرین سے منفرد و ممتاز رکھتا ہے۔ معروف اسکالر، دانشور اور ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی لاہور جناب احمد جاوید(۳۶)رقم طراز ہیں کہ:

> "تائب صاحب ماشاء اللہ اپنی ذات میں ایک دبستان ہیں۔ یہ ایک مستقل روایت کے بانی ہیں۔ جس سے وابستہ ہوئے بغیر آج اور ان شاء اللہ آیندہ بھی نعت گوئی کے میدان میں کوئی بامعنی پیش رفت نہیں ہو سکتی۔ بلاشبہ ہم لوگ اس بات پر فخر محسوس کرسکتے ہیں کہ ہم نے تائب صاحب کو پڑھا ہے، انھیں دیکھا ہے۔ نعت گوئی کیسی ہوتی ہے؟ یہ دیکھنا ہو تو تائب صاحب کا کوئی مجموعہ کھول لیں۔ اور نعت گو کو کیسا ہونا چاہئے؟ یہ جاننا ہو تو انھیں دیکھ لیں۔"

نعتیہ حوالے سے نہ ان کی شخصیت رسمی تھی اور نہ ان کی نعتیں رسمی ہیں۔ انھوں نے عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر نعتیں کہی ہیں اور اپنے فن کو بلندیوں تک پہنچانے کے لیے انھوں نے قرآنی تعلیمات اور قرآنی الفاظ وتراکیب کا سہارا لیا ہے۔

اُن کی نعتوں میں قرآن کی روح جلوگر ہے۔ قرآنی الفاظ وتراکیب اور قرآنی تعلیمات کی وجہ سے ہی ان کی نعتوں کی علمی وادبی سطح اُبھرتی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ القرآن، سورۃ یٰسین، آیت ۶۹

۲۔القرآن،سورۃ شعرا، آیت ۲۲۴۔۲۲۷

۳۔القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶

۴۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)وسلموا تسلیما،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۶۱

۵۔مقصود حسین شاہ، پروفیسر،(۲۰۰۷ء)ذکر حفیظ تائب،لاہور،القمر انٹرا پرائزز، ص ۱۶

۶۔ تحسین فراقی،ڈاکٹر،(دسمبر ۲۰۰۴ء)افادات (شعری مطالعات)لاہور،سنگِ میل پبلی کیشنز، ص ۲۳۱

۷۔مقصود حسین شاہ، پروفیسر،(۲۰۰۷ء)ذکر حفیظ تائب،لاہور،القمر انٹرا پرائزز، ص ۲۰۔۲۲

۸۔وہاب اشرفی،(۲۰۰۷ء)مابعد جدیدیت ۔ مضمرات و ممکنات،اسلام آباد، پورب اکادمی، ص ۱۶۵

۹۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۷۸

۱۰۔القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶، پارہ ۲۲

۱۱۔القرآن، سورۃ النحل، آیت ۴۸،

۱۲۔عبداللہ شاہین، پروفیسر،(س،ن۔م)نعت گوئی اور اس کے آداب ۔لاہور، دارالسلام، ص ۱۳۵

۱۳۔القرآن،سورۃ القلم، آیت ۲۹، پارہ ۳

۱۴۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۶۲

۱۵۔القرآن مجید،سورۃ النجم، آیت ۳، ۴، پارہ ۲۷

۱۶۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۶۲

۱۷۔القرآن سورۃ الحجرات، آیت ۲، پارہ ۲۶

۱۸۔القرآن سورۃ الضحیٰ، آیت ۴، پارہ ۳۰

۱۹۔سید عبداللہ،ڈاکٹر، تجزیہ، مشمولہ، حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۱۰

۲۰۔القرآن سورۃ الاحزاب، آیت ۴۰

۲۱۔القرآن سورۃ حشر، آیت ۷

۲۲۔القرآن سورۃ الاحزاب، آیت ۲۱

۲۳۔القرآن سورۃ ال عمران، آیت ۱۹

۲۴۔القرآن سورۃ الانبیا، آیت ۱۰۷

۲۵۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)وسلموا تسلیما،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۹۲

۲۶۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)وسلموا تسلیما،لاہور،القمر انٹر پرائزز، ص ۱۵۴

۲۷۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)وسلموا تسلیما،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۱۵۸

۲۸۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۴۳

۲۹۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۷۹

۳۰۔حفیظ تائب،(مئی ۲۰۰۴ء)صلو علیہ وآلہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۵۷

۳۱۔حفیظ تائب،(۲۰۰۳ء) کوثریہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۷۰

۳۲۔حفیظ تائب،(۲۰۰۳ء) کوثریہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۸۸

۳۳۔ابوالخیر کشفی،سید،ڈاکٹر،کوثری نغموں والا،مشمولہ:حفیظ تائب،(۲۰۰۳ء) کوثریہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۱۸

۳۴۔حفیظ تائب،(۲۰۰۳ء) کوثریہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۱۱۳

۳۵۔حفیظ تائب،(۲۰۰۳ء) کوثریہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز،ص۱۱۴

۳۶۔احمد جاوید،فلیپ،مشمولہ،(۲۰۰۳ء) کوثریہ،لاہور،القمر انٹر پرائزز

❖ References:

1. Al Quran, surat *Yaseen*, Ayat 69
2. Al Quran, Surat *Shuraa*, Ayat 224-227
3. Al Quran Surat *Ahzab*, Ayat 56
4. Hafeez Taib, (May 2004) *Wasallimu Tasleema*, Lahore, Alqamar interprizes, P 61
5. Maqsood Hussain Shah, Professor,(2007), *Zikr-e-Hafeez Taib,* Lahore, Alqamar interprizes P 16
6. Tehseen Fraqi, Dr., (2004) *Afadat(Sheri mutaliyat),* Lahore, sang meel publications , P231
7. Maqsood Hussain Shah, Professor, *Zikr-e-Hafeez* P 20-22
8. Wahab Asrafi, (2007) Mabad jadeediyat, Muzamrat-o-mumkinat, Islamabad, Porab Academy, P 165
9. Hafeez Taib, (May 2004) *Sallu Alaihe Waalihi*, Lahore, Alqamar interprizes P 78
10. Al Quran Surat *Ahzab*, Ayat56, Parah 22
11. Al Quran, surat *Al Nahal* , Ayat 48
12. Abdullah Shaheen, Professor,(s.n) *Naat Goi aur us ky Adab*, Lahore Dar-u-Salam, P 135
13. Al Quran Surat *Al Qalam* Ayat 29, Parah 29
14. Hafeez Taib, *Sallu Alaihe Waalihi*, P 42
15. Al Quran Majeed , Surat *Al Najam* Ayat 3,4 ,Parah 27

16. Hafeez Taib, *Sallu Alaihe Waalihi*, P 62
17. Al Quran Surat *Al Hujraat* Ayat 2, Parah 26
18. Al Quran Surat *Azzuhaa,* Ayat 4, Parah 30
19. Syed Abdullah, *Hafeez Taib, Sallu Alaihe Waalihi* Dr., Tajziya, Mushmolah, P 10
20. Al Quran Surat *Ahzab*, Ayat 40
21. Al Quran Surat Hashr, Ayyat 7
22. Al Quran Surat *Ahzab*, Ayat 21
23. Al Quran Surat *Al Imran,* Ayat 19
24. Al Quran Surat Ambiya, Ayyat 107
25. Hafeez Taib, *Wasallimu Tasleema*, P 92
26. Hafeez Taib, *Wasallimu Tasleema*, P154
27. Hafeez Taib, *Wasallimu Tasleema*, P 158
28. Hafeez Taib, *Sallu Alaihe Waalihi*, P 73
29. Hafeez Taib, *Sallu Alaihe Waalihi*, P 79
30. Hafeez Taib, *Sallu Alaihe Waalihi*, P 57
31. Hafeez Taib, (2003) *Kousariya*, Lahore, Alqamar interprizes P 70
32. Hafeez Taib, (2003) *Kousariya*, Lahore, Alqamar interprizes P 88
33. Abulkhair Kashqi, Syed, Dr., *Kousari Naghmun Wala*, Mushmolah kousariya, P 18
34. Hafeez Taib, *Kousariya*, P 113
35. Hafeez Taib, *Kousariya*, P 114
36. Ahmad Javaid, Flaip, Mushmolah *kousariya*,